

سوائے خدا کے کسی پر توکل نہ کرو

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۶ اکتوبر ۱۹۸۱ء بمقام مسجد قصیٰ ربوہ)

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے فرمایا:-

طبیعت تو ٹھیک نہیں تھی کچھ تو پیٹ میں تکلیف ہے کچھ جسے انگریزی میں کہتے ہیں مسل پُل (Muscle Pull) ہو گیا ہے۔ چلنے میں بھی تکلیف محسوس کرتا ہوں درد ہوتی ہے۔ ویسے بھی درد کا احساس ہے لیکن میں آ گیا کیونکہ جمعہ بھی ایک ملاقات کا سامان پیدا کرتا ہے ہم ایک دوسرے کو دیکھ لیتے ہیں اور ایک دوسرے کے لئے دعائیں کرنے کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔ ایک لمبے مضمون کی بڑی محقر تمہید اس وقت میں بیان کروں گا۔ آگے پھر پھیلے گا اللہ تعالیٰ کی توفیق سے۔ انشاء اللہ۔

میں نے دنیا کے ہر ملک میں بھی اور آپ کے سامنے بھی یہ بنیادی حقیقت بار بار رکھی ہے کہ وحدانیت باری تعالیٰ اس کائنات کی بنیاد ہے۔ قرآن کریم پر جب ہم غور کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کے سارے بیانات کو اپنی صفات سے باندھا ہوا ہے۔ جس صفت کے ماتحت وہ حکم دیا گیا اس صفت کا وہاں اظہار کر دیا گیا۔ بڑا الطیف مضمون ہے یہ۔ سارا قرآن ہی آ جاتا ہے بیچ میں۔

اس لئے جو ایک مؤمن مسلم سے مطالبہ کیا اسلام نے بنیادی طور پر صرف ایک ہے۔ وہ یہ ہے کہ سوائے اللہ کے کسی کے ساتھ تعلق قائم نہ کرو کسی کی طرف متوجہ نہ ہو۔ کسی سے آس نہ رکھو

سوائے خدا کے کسی پر تو گل نہ کرو۔ اپنے سارے وجود کو اس کے حضور سونپ دو اور اپنی ساری قوتوں اور استعدادوں کو اس کی راہ میں خرچ کرو اس معنی میں کہ جو قوتیں اور استعدادیں اس نے عطا کی ہیں جس رنگ میں ان قوتوں اور استعدادوں کی نشوونما کا حکم قرآن کریم میں پایا جاتا ہے اس طرح ان کی نشوونما کرو اور ہر مطالبہ جو ہماری طاقت سے ہمارا رب کرتا ہے کہ اگر میرے جانثار ہو تو اپنی اس طاقت کو اس رنگ میں میرے حضور پیش کر دو، اس رنگ میں خدا تعالیٰ کے مطالبہ کے مطابق ہمیں پیش کر دینا چاہیے۔

آسان بھی ہے کیونکہ جو چاہا گیا وہ ہماری فطرت میں رکھا بھی گیا۔ جب کہا گیا کہ مجھ سے تعلق پیدا کرو تو ہماری فطرت میں اللہ تعالیٰ نے اپنی محبت کے سامان بھی پیدا کر دیے۔ مشکل بھی ہے کہ خدا تعالیٰ نے جیسا کہ قرآن کریم میں فرمایا ہے شیطانی طاقتوں کو، طاغوتی قوتوں کو اجازت دی گئی ہے کہ وہ جو خدا تعالیٰ کی طرف منسوب نہ ہونا چاہیں اور اس سے دوری کی را ہوں کو اختیار کرنا چاہیں انہیں وہ ورغلائیں اور اللہ کی جنتوں کی بجائے انہیں وہ خدا تعالیٰ کے جہنم، آگ کی طرف لے جائیں۔ یہ ایک کشمکش ہے انسانی فطرت اور طاغوتی طاقتوں کے درمیان لیکن انسان چونکہ کمزور تھا خدا تعالیٰ نے بہت سے ایسے سامان پیدا کئے کہ اپنی کمزوری کے باوجود وہ اپنے خدا کا ہی ہو کر زندگی گزارنے کے قابل ہو سکے۔ فرشتوں کو اس نے مقرر کیا کہ انسان کی ہدایت کے سامان پیدا کریں۔ اپنے پیار سے اپنے ماننے والوں، اپنے دامن کو پکڑنے والوں، اپنے حضور جو سب کچھ اپنے وجود کا پیش کرنے والے ہیں ان کے لئے اتنی بشارتیں دے دیں، اتنی بشارتیں دے دیں کہ انسان ان کا حقدار تو نہیں بتا لیکن جب ہمارا رب دینے پر آتا ہے تو یہ تو نہیں دیکھتا وہ کہ میرا یہ بندہ حق رکھتا ہے یا نہیں۔ وہ تو اپنے فضل کے ساتھ پھر جھولیاں بھرد دیتا ہے اور دنیا کو حیرت میں ڈال دیتا ہے۔

خدا کرے کہ ہم سب اُس گروہ میں شامل ہوں اور شامل رہیں جن کے متعلق قرآن کریم نے اعلان کیا **هُمُ الْمُؤْمِنُونَ حَقّاً** (الانفال: ۵) کہ حقیقی اور سچے مومنوں کا وہ گروہ ہے جو اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور اس کی رحمتوں کے وارث بنتے ہیں۔ اس وقت میں اسی پر اکتفا کروں گا۔ تکلیف میں ہوں درد کی۔ (از جملہ خطباتِ ناصر غیر مطبوعہ)